اپنے ایمان کا جائزہ لیجئے

خطاب

حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ

(خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)

مرتب

محی الدین جمال ملپا ندوی

ناشر

ادارہ رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل

نام کتاب : اپنے ایمان کا جائزہ لیجئے
خطاب : حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ
(خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)
مرتب : محی الدین جمال ملپا ندوی
سن اشاعت : محرم الحرام ۱۴۳۸ھ مطابق اکتوبر ۲۰۱۶ء
کمپوزنگ و ڈیزائننگ : محی الدین جمال ملپا ندوی
مولانا مستقیم آر۔ ایس ندوی
ناشر : ادارہ رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل

ملنے کا پتہ:
ادارہ رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	عرض ناشر	۵
۲	کثرت سے استغفار اور اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرتے رہیں	۷
۳	فتنوں سے بچنے کا اہتمام کریں	۵
۴	علامات قیامت ظاہر ہو کر رہیں گی	۸
۵	دین وایمان کی حفاظت ہر حال میں فرض ہے	۱۰
۶	علم دین نہ ہونے سے لامذہبیت اور آزاد خیالی بڑھتی ہے	۱۱
۷	جدید تہذیب وتمدن کے حالات	۱۱
۸	خدا تعالیٰ کا قانون کسی کے رائے اور خواہش سے نہیں بدل سکتا	۱۳
۹	عقائد صحیحہ ہی پر ایمان کا دارومدار ہے	۱۳
۱۰	فرائض وواجبات اس لئے ہیں تا کہ ہمارا دین برقرار رہے	۱۴
۱۱	دین کا سارا کمال صرف نماز، روزے، عبادات ہی میں نہیں	۱۵
۱۲	دین کا تیسرا اور چوتھا جزء نفس وشیطان کا خاص اکھاڑا ہے	۱۶
۱۳	حقوق العباد کو ادا کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنا ہے	۱۶

۱۴ ماں باپ کو ناراض کرنا اکبر الکبائر ہے ۱۷
۱۵ بیوی پر شوہر کی اطاعت اور شوہر پر بیوی کے حقوق ادا کرنا واجب ہے ۱۹
۱۶ شوہر کا بیوی پر بات بات پر ناراض ہونا نہایت بدخلقی ہے ۲۰
۱۷ خاوند کی نافرمانی کا انجام ۲۰
۱۸ مردوں کے بہ نسبت عورتوں کو جنت میں پہنچنا زیادہ سہل و آسان ۲۱
۱۹ مخلوط تعلیم (Co-Education) کا وبال ۲۲
۲۰ پڑوسیوں کو تکلیف دینے پر وعید ۲۳
۲۱ پڑوسیوں کے کیا حق ہیں؟ ۲۴
۲۲ سارے دین کا انحصار حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے میں ہے ۲۴
۲۳ ذرا اپنے اردگرد کے ایمانی ماحول کا جائزہ لیجئے ۲۵
۲۴ ہم نے اللہ کے کلام کو دنیا کے کام نکالنے مشغلہ بنادیا ۲۶
۲۵ قرآن کے نزول کی غایت انسانی جہل اور نفس کے ظلماتی تقاضوں کو منزہ اور مصفّٰی کرنا ہے ۲۷
۲۶ یہ عذر بہت ہی نامعقول اور لہو ہے کہ ہم رسومات سے کیسے بچیں ۲۹
۲۷ آج کل کے نکاح شادی و تقریبات پر نظر کر لیجئے کہ کیا ہو رہا ہے ۲۹
۲۸ ایک ایک ذرہ کا حساب دینا پڑے گا کہ کتنا اسراف کیا ۳۰
۲۹ بے دینی اور بداخلاقی اور آزاد خیالی کا خمیازہ ۳۱

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین.

أما بعد ، زیرنظر کتابچہ دراصل مصلحِ وقت حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی رحمۃ اللّٰہ علیہ (متوفی ۱۴۰۶؁ ہجری مطابق ۱۹۸۶؁ عیسوی) کی تقریر ہے جو مدتوں پہلے روزنامہ سالار اخبار میں شائع ہوئی تھی، یہ تقریر میرے چچازاد بھائی فضل الرحمٰن ابن محی الدین ملپا کو پسند آئی اور انہوں نے شائع کرنے کا ارادہ کیا تھا، مگر یہ تقریر مکمل دستیاب نہ ہوسکی تھی، انہوں نے اس تقریر کا تذکرہ اپنے بھتیجے مولوی محی الدین جمال ابن محمد اسلم ملپا جامعی ندوی سے کیا، تو ان کی کوشش سے یہ تقریر مکمل دستیاب ہوئی، اور انہوں نے اس کو قلم بند کیا، اب تقریر ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل کی طرف سے افادہ عام کے خاطر شائع کی جارہی ہے۔

حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحبؒ اصلاً وکیل ہیں، جب حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے بیعت اور اصلاح کا تعلق قائم ہوا تو ان کی زندگی میں

ایسی نمایاں تبدیلی رونما ہوئی تو انہوں نے وکالت کے پیشہ کو ترک کیا اور ہومیو پتھیک تعلیم حاصل کیں، آخر دم تک اسی پیشہ سے منسلک رہے۔ اللہ تعالیٰ نے دینی اعتبار سے بھی آپ کو ممتاز بنایا، انتہائی درجہ کے عابد وزاہد، صاحب تقوی انسان تھے، بڑے بڑے علماء آپ سے بیعت ہوئے، حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہ آپ ہی کے مجاز بیعت ہیں۔ آپ کی تصنیفات میں اسوہ رسول اکرم، مآثر حکیم الامت، بصائر حکیم الامت، معارف حکیم الامت، اصلاح المسلمین، معمولات یومیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب کی مغفرت فرمائے اوران کے مراتب بلند فرمائے، آمین

قارئین سے گذارش ہیں کہ اس تقریر کے مندرجات پر عمل کرنے کی کوشش کریں، اور حضرت ڈاکٹر صاحب، مرتب، ناشر، سب کے لئے دعا خیر فرمائیں۔

والسلام
محمد شفیع قاسمی بھٹکلی شافعی
ناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل
۲۱؍ذی الحجہ ۱۴۳۷ھ ہجری
مطابق ۲۳؍ستمبر ۲۰۱۶ء عیسوی
بروز جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً امابعد!

کثرت سے استغفار اور اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرتے رہیں

الحمدللہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اس کا احسان عظیم ہے کہ ہم لوگ کچھ دیر کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذکر کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ہماری زندگی کے بڑے غنیمت لمحات ہیں، آج کے دور میں اللہ پاک سے ہر وقت عافیت مانگنے کی ضرورت ہے۔

ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس زمانے میں عافیت سلب ہوتی جا رہی ہے، ہر طرف ہمارے ماحول اور معاشرہ میں بڑے صبر آشوب فتنوں کا ظہور ہو رہا ہے یہ قرب قیامت کا زمانہ ہے جو علامات قرآن و حدیث میں مذکور ہیں وہ ظاہر ہو رہی ہیں، اس لئے ہر وقت پناہ مانگنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنے اعمال و معاملات کو ہر طرح کی بے عنوانیوں سے بچاتے رہیں، کثرت سے توبہ استغفار کرتے رہیں اور اللہ پاک کی موجودہ نعمتوں پر شکر ادا کرتے رہیں تو انشاء اللہ ایمان محفوظ رہے گا۔

فتنوں سے بچنے کا اہتمام کریں

میں اس مضمون میں اپنے اور آپ کے ایمان و اسلام کا ایک اجمالی جائزہ لینا چاہتا ہوں تا کہ موجودہ فتنوں کی صورت حال سامنے آجائے اور ان سے بچنے کا اہتمام کیا جا سکے میں اپنی طویل عمری کی بناء پر زمانے کے بہت سے انقلابات اور الٹ پھیر دیکھ چکا ہوں اور اب دیکھتے ہی دیکھتے زندگی کے ہر شعبہ میں دینی و دنیوی

انقلاب رونما ہو چکا ہے اور جس تیزی سے وہ بڑھ رہا ہے اس کے مستقبل میں نتائج تصور کر کے اور آئندہ نسلوں کی تشویش ناک صورت حال سے بعض اوقات دل دماغ لرز جاتا ہے۔

علامات قیامت ظاہر ہو کر رہیں گی

یہ تو حقیقت ہے کہ اب قرب قیامت کا زمانہ ہے اور نبی کریم نے جن فتنوں کے ظہور کی نشاندہی فرمائی ہے وہ تو ظاہر ہو کر رہیں گے۔ احادیث میں جتنی علاماتِ قیامت ارشاد فرمائی گئی ہیں وہ کچھ تو برملا اب نظروں کے سامنے ہیں اور جن کا ابھی وقت نہیں آیا وہ آئندہ بلاشبہ ظاہر ہو کر رہیں گی۔

ایک حدیث میں خاتم الانبیاء ﷺ کا ارشاد ہے نیک اعمال میں جلدی کرو مبادا وہ وقت آجائے جس میں ایسے فتنے واقع ہوں جو اندھیری رات کے مختلف حصوں کی طرح ہو (کہ حق ناحق کا پہچاننا مشکل ہو جائے) اس دور میں صبح کو آدمی مسلمان ہوگا شام کو کافر ہوگا۔ شام کو مسلمان ہوگا تو صبح کافر ہوگا۔ معمولی سے دنیوی نفع کے عوض دین کو فروخت کر دے گا۔ (ترمذی ۲۳۵۷)

ایک دوسری حدیث ارشاد ہے کہ عنقریب ایسے فتنے آنے والے ہیں کہ جن میں آدمی صبح کو مومن ہوگا شام کو کافر مگر وہ شخص کہ جس کو حق تعالیٰ علم کی بدولت زندہ رکھے۔ (ابن ماجہ ۳۹۵۴)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ ایک فتنہ ایسا آنے والا ہے کہ ہر طرف سے جہنم کی طرف لے جانے والے بلا رہے ہوں گے۔ (ابن ماجہ ۳۹۸۱)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں عالم

دین کی اتباع نہیں کی جائے گی اور نہ حکیم آدمی سے شرم کی جائے گی نہ اس میں بڑے کی تعظیم ہوگی نہ چھوٹے پر شفقت۔ دنیا کے حاصل کرنے پر آپس کا قتل وقتال ہوگا۔ جائز کو جائز نہ سمجھیں گے، ناجائز کو ناجائز نہ سمجھیں گے۔ نیک لوگ چھپتے پھریں گے اس زمانے کے آدمی بدترین خلائق ہوں گے۔ حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن ان کی طرف ذرا بھی توجہ نہ فرمائیں۔

حضور ﷺ نے علامات قیامت میں سے یہ بھی شمار کرایا ہے کہ خاندان میں حقیقی مومن بکری کے بچے سے زیادہ ذلیل اور ناقابل التفات سمجھا جائے گا۔

نیز علامات قیامت میں یہ بھی وارد ہے کہ فاسق لوگ خاندان کے سردار سمجھے جائیں گے اور کمینہ لوگ قوم کے ذمہ دار ہوں گے اور اس وجہ سے آدمی کا اعزاز کیا جائے گا کہ اس کے شر اور نقصان سے محفوظ رہ سکیں۔ نیز یہ بھی علامات قیامت میں سے ہے کہ گانے والیوں کی کثرت ہوجائے گی، باجوں کا زور ہوگا، شراب کثرت سے پی جائے گی اور امت کے اسلاف کو برا بھلا کہا جائے گا۔ (ترمذی ۲۲۷۲)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں کوئی دیندار اپنے دین کو سالم نہیں رکھ سکے گا مگر یہ کہ ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر اور ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ میں جا کر چھپیں گے کہ جس طرح لومڑی اپنے بچوں کو لئے پھرتی ہے اور یہ وہ زمانہ ہوگا جس میں حلال روزی مشکل بن جائے گی اور بغیر اللہ کے نصرت کے روزی حاصل کرنا دشوار ہوجائے گا، مالداروں کی عظمت کی جائے گی، منکرات کرنے والوں کا غلبہ ہوگا، تعمیرات کی کثرت ہوگی، فحش گوئی، بدخلقی اور پڑوسیوں کے ساتھ برا برتاؤ ہوگا۔

دین وایمان کی حفاظت ہر حال میں فرض ہے

اللہ تعالیٰ خالق خیر بھی ہیں اور خالق شر بھی ہیں جو سراسر ان کی رحمت وحکمت کا مظہر ہیں۔ شرور وفتن مشیتِ الٰہی سے آتے رہیں گے مگر مومن کے پاس اپنے دین وایمان کو بچانے کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایات بہرحال ضرور موجود ہیں، ہر مسلمان پر اپنے دین وایمان کی حفاظت ہر حال میں فرض ہے اور اس کی حفاظت کے لئے یقینی تدابیر مسلمانوں کو بتائی گئی ہیں۔

آنکھ بند ہوتے ہی یہی دین یا تو جنت میں لے جائے گا یا اس کی خلاف ورزی جہنم میں لے جائے گی، اگر اس دین کی قدر کی اور اس پر صحیح عمل کیا تو جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کا حتمی وعدہ ہے اور اگر اس سے انحراف کیا اور اعراض برتا اور اس کے مطابق عمل نہ کیا اور یہی کہتے رہے کہ ہم مجبور ہیں کیا کریں، کیا کریں؟ اور آج کل وقت ایسا ہے، وقت کا تقاضہ یہی ہے تو یہ عذر کام نہ آئے گا، ہم دنیا کی پریشانی اور آخرت کے مواخذہ سے ہرگز نہ بچ سکیں گے، اللہ تعالیٰ کا اعلان برحق ہے، ایسا ضرور ہو کر رہے گا۔ عمل اور ردعمل کا قانون کبھی نہ بدلے گا۔

آج کل کی روز مرہ زندگی کے واقعات معاملات اور معاشرہ کے حالات سیاست کا انداز اور دفاتر کا طرز عمل، تجارت کے طریقے، تعلیم گاہوں کی تعلیم وتربیت کے احوال شاید آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہوں گے۔ افسوس یہ ہے کہ عام مسلمانوں کو علم دین حاصل کرنے کے لئے وسائل مہیا نہیں ہیں، نہ حکومت کی طرف سے اور نہ واعظین اور خیر خواہان قوم ملت کی طرف سے۔

علم دین نہ ہونے سے لا مذہبیت اور آزاد خیالی بڑھتی ہے

اس لئے علم دین نہ ہونے کی وجہ سے لا مذہبیت اور آزاد خیالی بڑھتی جارہی ہے بلکہ اگر کہیں دین کی اشاعت وتبلیغ ہوتی بھی ہے تو لوگ بے دھڑک اسلام کے خلاف گستاخانہ باتیں کرتے ہیں۔ مغربی ذہنیت اور جدید تہذیب کے نام نہاد مسلمان اب یہ کہنے لگے ہیں کہ اسلام کو ایسے سانچے میں ڈھالا جائے کہ ہم لوگ کسی سے پیچھے نہ رہیں، نہ امریکہ سے، نہ برطانیہ سے، نہ فرانس سے، ہمارا معاشرہ اور تہذیب وتمدن ویسا ہی ہونا چاہئے۔ تقاضائے زندگی ویسے ہی پورے کرنے چاہئے جیسے کہ ساری دنیا کے لوگ کررہے ہیں یہ کس قدر عبرتناک واقعہ ہے کہ ایسے ناعاقبت اندیش اور نام نہاد مسلمان اپنے دین کی خوبیوں اور صلاح وفلاح کی ناقدری کرتے ہوئے کفار مشرکین کی ظاہری عیش وعشرت کے ساز وسامان کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

جدید تہذیب وتمدن کے حالات

لیکن ان کی اندورنی حالات کا جائزہ لیجئے۔ امریکہ اور لندن والوں کی زندگی کیسی ہے جو ان کے اندورنی حالات سے واقف ہیں، اور ان کے تہذیب وتمدن کو دیکھ چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی زندگی میں نہ حیا ہے، نہ غیرت ہے، نہ شرافت ہے، نہ انسانیت، ناپاک جانوروں سے بدتر، قابل نفرت زندگی ہے۔ یہ ساری قوم علانیہ شراب خوری، زناکاری، بدمعاشی، بے حیائی اور مدہوشی میں مبتلا ہے جس کی انجام کار کے لحاظ سے بربادی اور تباہی کے سوا دوسری صورت نہیں، عبرت کی نظر سے دیکھئے! یہی قومیں دنیا میں امن وامان کی دشمن بنی ہوئی ہیں، ان کے تمام ذرائع ووسائل، قوتیں اور ایجادات بنی نوع انسانی کے لئے ہر جگہ مہلک ثابت ہورہی ہیں۔

کیا ہم ان کی تقلید کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، ان کی اس ناپاک زندگی سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور شکر ادا کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایمان عطا فرما کر شرف انسانیت پر قائم رہنے کے لئے چن لیا، آسان ضابطے اور انداز زندگانی مقرر فرما دیئے مسلمانوں نے ان پر عمل کر کے جو عروج حاصل کیا ہے اس کی تاریخ میں نمایاں مثالیں موجود ہیں، ساری دنیا کو مہذب اور باوقار بنا دیا۔

جو لوگ دین کے ناقدر ہیں اور اپنے کو مسلمان کہتے ہیں ان میں اکثر کا زاویہ نگاہ دین کے متعلق یہ ہے کہ نماز پڑھ لی، زکوۃ دے دی، روزے رکھ لئے، حج ادا کرلیا بس سمجھ لیا کہ دین کا حق ادا ہو گیا۔ ہمارا مذہب اسلام ہے، ہم مسلمان ہیں جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں جیسے چاہیں معاملات کریں، جیسے چاہیں آپس میں تعلقات رکھیں جیسے چاہیں اخلاق بنائیں دیگر مذاہب کے لوگ یہودی، نصرانی یہی کرتے ہیں جو مذہب ان کے پاس ہے اس کے مطابق چند رسومات ادا کر لیتے ہیں بس سمجھ لیا مذہب کا حق ادا کرلیا اس کا ایک راز یہ بھی ہے کہ ان کی مذہبی کتابوں میں صرف عبادات کی چند رسوم ہیں۔ پرستش کے علاوہ تعلیمی ضابطہ تمدنی ومعاشرتی زندگی بھی ہے ہی نہیں۔ مگر مسلمان کا مذہب ایسا نہیں ہے یہ وہ مذہب ہے جس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات وممات ہے۔ ایک شریف انسان کی زندگی کس طرح بسر ہونی چاہئے اس کے کیا عقائد ہونے چاہئے، کیا اعمال ہونے چاہئے کیسے معاملات ہونے چاہئے اور کیسے ان کے اخلاق وآداب ہونے چاہئے ایمان واسلام یہی ہے دین کے یہی پانچ شعبے ہیں، پانچوں شعبوں میں احکام الٰہی کے مطابق عمل کریں۔

خداتعالیٰ کا قانون کسی کے رائے اور خواہش سے نہیں بدل سکتا

خداتعالیٰ کا قانون کسی کے رائے اور خواہش سے نہیں بدل سکتا اور نہ کسی مصلحت سے اور نہ کسی تاویل سے تبدیل کیا جاسکتا۔ اگر لوگ خدائی قانون پر عمل کرنا چھوڑ دیں تو ان کے چھوڑ دینے سے قانون بدل نہیں سکتا کیوں کہ خداتعالیٰ کی حکومت کا دارومدار بندوں کے اطاعت وفرمانبرداری پر منحصر نہیں اس کے فرمانبرداری کوئی کرے یا نہ کرے ہرحال میں وہ احکم الحاکمین ہے پھراس کا قانون کس طرح بدلا جاسکتا ہے **لاتبدیل لکلمات اللّٰہ** اور یہ بات بھی ذہن نشیں رہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم صادر ہوگا اس کے ساتھ اس کی رحمت کا نزول شامل ہوگا انہی احکام الٰہیہ کا نام شریعت ہے ان کا بجا لانا ہرمومن پر فرض ہے شریعت کے جو پانچ اجزاء کا ذکر میں نے کیا ان میں سب سے پہلا اوراہم جزء عقائد کا ہے اور یہ دل وزبان سے اقرار کرنا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے جس چیز کی جس طور پر خبر دی ہے وہی حق ہے عقائدمیں توحید ، رسالت ، قیامت ، آخرت جنت، جہنم، حشر ونشر، جزاوسزاوغیرہ یقین واعتقاد سب شامل ہے ہرصاحب ایمان پر ان امور کا اعتقاد فرض وواجب ہے اعتقاد کا مسئلہ نہایت نازک ہے اس میں ذراسا شبہ وشک بھی نہایت مہلک ہے۔

عقائدصحیحہ ہی پر ایمان کا دارومدار ہے

عقائدصحیحہ ہی پر ایمان کا دارومدار ہے ہمیں چاہئے کہ اپنے عقائد کا جائزہ لیں اس کی کیا صورت حال ہے شیطان نے انسان کی زندگی میں ایسے شعبدہ پیدا کردیئے ہیں اورلوازمات وضروریات زندگی اس قدر پیچیدہ اور پریشان کن ہوگئے ہیں کہ ان کو

حل کرنے کے لئے اور اطمینان کی صورت حاصل کرنے کے لئے خواہ مخواہ نظر وتدابیر اسباب ہی پر رہتی ہے۔ بعض وقت انسان ان تدابیر کو پورا کرتا ہے جن میں نعوذ باللہ بعض دفعہ شرک کا شائبہ ہوتا ہے مثلاً غیر خدا سے منتیں مانگنا اور ایسے ہی تعویذیں گنڈے اور عملیات کو اسباب وتدابیر کے طور پر اختیار کرنا جو شرعی طور پر قطعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

عقیدے کی خرابی عمل کے خرابی سے بہت زیادہ سخت ہوتی ہے۔ آدمی کتنا ہی بڑا سے بڑا گناہ کرے وہ کفر نہیں ہے۔ استغفار اور ندامت قلب سے سب معاف ہوتے ہیں لیکن اسلام کی معمولی سی معمولی بات کہ جس کا ضروریات دین میں سے ثابت ہو چکا ہے اس کا استخفاف یا انکار کرنا یہ عقیدے کی خرابی ہے اور اس سے اسلام باقی نہیں رہتا۔ الامان والحفیظ۔ کلام اللہ اور کلام رسول اللہ میں کھول کھول کر عقائد حقہ واضح کر دئے گئے ہیں۔ عقائد کی درستگی کے لئے حکیم الامت حضرت مولانا تھانویؒ کی بعض دینی کتابوں کے نام نوٹ فرمالیجئے مثلاً تعلیم الدین، حیات المسلمین، جزاء الاعمال وغیرہ ان کو پڑھ کر اپنے عقائد صحیح اور درست رکھنے میں کافی مدد ملتی ہے۔ اپنی توحید کو درست کیجئے اور شرک خفی وجلی کے شائبہ سے بھی بچئے۔

فرائض وواجبات اس لئے ہیں تاکہ ہمارا دین برقرار رہے

شریعت کا دوسرا اہم جزء عبادات ہے یعنی نماز، روزہ، حج، زکوۃ یہ فرائض وواجبات اس لئے ہیں تاکہ ہمارا دین برقرار رہے اور ہم اپنی جسمانی حیات کو قائم رکھنے کے لئے جس طرح مادی غذا استعمال کرتے ہیں اسی طرح نماز، روزہ، حج، یہ تمام فرائض غذاء روحانی ہے اگر غذاء روحانی نہ دی جائے تو ایمان خطرے میں پڑھ

جائے گا بغیر غذا کے جسم باقی رہ سکتا ہے نہ ایمان اگر انسان مادی غذائیں کھانا چھوڑ دے تو چند دنوں میں ختم ہوجاتا ہے اسی طرح مسلمان فرائض وعبادات کو چھوڑ دے تو ایمان ختم ہوجاتا ہے، عبادات اسی لئے ہیں تاکہ ضروریات زندگی پورا کرنے میں ہر وقت اس بات کا استحضار رہے کہ صرف یہی دنیا مقصد زندگی نہیں ہے آخرت میں بھی جانا ہے اور دنیا کی زندگی ہی ہماری آخرت کا سرمایہ ہے۔ نماز پانچ وقت اسی لئے فرض کی گئی تاکہ بار بار اللہ تعالیٰ کی اور آخرت کی یاد دہانی ہوتی رہے۔

دین کا سارا کمال صرف نماز، روزے، عبادات میں ہی نہیں

یہ بھی اچھی طرح یاد رہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوۃ سارا دین نہیں ہے کہ نماز، روزہ کرلیا بس چھٹی ہوگئی اور مذہب کا حق ادا ہوگیا اب جو چاہیں سو کرتے رہیں۔ ٹیلیوژن بھی گانے بجانے بھی اور تفریحات بھی کرتے رہیں حقوق العباد کا بھی خیال نہ رکھیں اعزہ واقرباء سے قطع تعلق کرتے رہیں، ماں باپ، پڑوسیوں کو ایذاء پہچاتے رہیں اور بے جا غصہ بھی کرتے رہیں غیبت، بدگمانیوں میں مبتلا ہوں، دل میں حسد وکینہ بھی جمائیں رکھیں عورتوں کو بے پردہ گھمائیں یہ سب گناہ کبیرہ ہیں اور جہنم میں لے جانے والے اعمال ہیں۔ ہاں نماز وروزہ کی وجہ سے کبھی نہ کبھی جہنم سے آزادی ضرور مل جائے گی اور جنت میں جب ہی جانا ہوگا کہ گناہوں اور بداعمالیوں ناپاکی سے عذاب جہنم سے پاک کردیئے جائیں گے۔ مسلمانوں کے لئے بھی قرآن وحدیث میں برے اعمال کے جہنم کی وعید سنائی گئی ہے تو معلوم ہوا کہ دین کا سارا کمال صرف نماز، روزے، عبادات میں ہی نہیں بلکہ دین کا پورا حق صبح سے شام تک کی زندگی میں احکام شریعت کے مطابق عمل کرنے میں ہے۔

دین کا تیسرا اور چوتھا جزء نفس وشیطان کا خاص اکھاڑا ہے

شریعت کا تیسرا جزء معاملات ہے یعنی احکام نکاح وطلاق خرید وفروخت، لین دین، زراعت، تجارت، ملازمت اور سیاست حکومت وغیرہ ہے۔ اور شریعت کا چوتھا جزء معاشرت ہے یعنی اٹھنا بیٹھنا، ملنا جلنا، لباس، پوشاک وضع قطع، بیوی بچوں کے ساتھ سلوک عزیزوں ورشتہ داروں کے حقوق، مسلم نوکروں اور پڑوسیوں کے حقوق وغیرہ ہے۔

معاملات ومعاشرت جو دین کا تیسرا اور چوتھا جزء ہے ان میں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے احکام وہدایت کی فرمانبرداری فرض اور واجب ہے یہ دین کا تیسرا اور چوتھا جزء ہے جو نفس وشیطان کا خاص اکھاڑا ہے معاملات ومعاشرت میں اس وقت ہزاروں طرح کے فساد اور ناجائز وحرام باتیں اس طرح شامل ہوگئی ہیں کہ ہم ان سے مانوس ہوتے جارہے ہیں اس لئے توبہ واستغفار کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔ طرح طرح کے رسومات جو خلاف شرع اور بدعات سے بچنا اور دین کو سنبھالنا اور اس پر قائم رہنا یہ اس وقت کا خاص جہاد ہے۔

حقوق العباد کو ادا کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرنا ہے

احکام شریعت کے مطابق حقوق العباد پر خاص طور سے خیال رکھنا ہوگا حقوق العباد کا معاملہ بھی بڑا سخت ہے، ہم پر کیا اور کس کس کے حقوق کی ادائیگی لازم ہے اور کیا ہم نے وہ حقوق خاطر خواہ ادا کررہے ہیں۔ حقوق العباد کو ادا کرنا گویا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرنا ہے۔ حقوق الوالدین والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، اعزاہ واقرباء کے حقوق زوجین کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، مسلمانوں کے حقوق، سب

کے ایک ایک حقوق ہیں اور سب کا ادا کرنا ہوگا اگر ایسا نہیں کیا تو خدا کے قانون کے خلاف ارتکاب پر ضرور مؤاخذہ ہوگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۔ نماز، روزے کے باوجود حقوق العباد میں کوتاہی یقیناً سزا کا باعث ہوگی ۔

ماں باپ کو ناراض کرنا اکبرالکبائر ہے

کلام میں اللہ واضح طور پر اللہ تعالیٰ کی توحید و شکر گزاری کے بعد انسان کو اپنے ماں باپ کی اطاعت اور خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے اپنی روزہ مرہ کی زندگی پر نظر ڈال کر دیکھنا ہے کہ والدین کے حقوق ادا ہو رہے ہیں اگر والدین راضی و خوش ہیں تو اللہ بھی ان سے راضی اور خوش ہیں ۔

ایک حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی خوشی والدین کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ غصہ والدین کے غصے میں ہے ۔ (ترمذی ۱۸۹۹)

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ ارشاد ہے کہ میں وصیت کرتا ہوں آدمی کو اپنی ماں سے نیک سلوک کرنے کی ۔ میں وصیت کرتا ہوں آدمی کو اپنی ماں سے نیک سلوک کرنے کی ۔ میں وصیت کرتا ہوں آدمی کو اپنی ماں سے نیک سلوک کرنے کی تین بار فرمایا پھر چوتھی بار فرمایا کہ میں وصیت کرتا ہوں آدمی کو اپنے باپ سے نیک سلوک کرنے کی ایک مرتبہ ۔ (ابن ماجہ ۳۶۵۷)

حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو ایسے ارشاد فرمایا کہ میں تم سے بڑے سے بڑا گناہ کہ اکبرالکبائر بیان نہ کروں تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بیان کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کو ناراض کرنا ۔ (بخاری ۲۶۵۴)

ایک حدیث میں روایت ہے کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور جہاد میں جانے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے ماں باپ ہیں جواب دیا کہ ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی خدمت میں کوشش کرو۔

(بخاری۵۹۷۲)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جنت کی خوشبو اتنی دور تک جاتی ہے اتنی دور تک جاتی ہے کہ راستہ پانچ سو برس تک طئے ہو اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور قطع رحمی کرنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگے گا۔ الامان والحفیظ

(معجم الاوسط طبرانی ۴۹۳۸)

حدیث میں ایک واقعہ کا ذکر کیا گیا کہ ایک صاحب آں حضرت ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے یہاں ایک لڑکا جو حالت نزاع میں ہے اس کو لا الہ الا اللہ پڑھنے کو کہا جاتا ہے مگر اس کو اس پر قدرت نہیں ہوتی آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ پہلے سے اس کلمہ کو پڑھنے کا عادی نہ تھا عرض کیا گیا کہ برابر پڑھتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس وقت نہ پڑھنے کا سبب کیا ہے اور آپ ﷺ اٹھ کر وہاں تشریف لے گئے اور اس کو کلمہ کی تلقین کی اس نے کہا کہ مجھے اس کے پڑھنے پر قدرت نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیوں لڑکے نے عرض کیا کہ میں اپنی والدہ کی نافرمانی کرتا تھا آں حضرت ﷺ نے اس کی والدہ سے اس کی خطا معاف کرائی تو اس کی زبان کھلی اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھ کر اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

(الترغیب والترہیب۱۳۴۳۳)

اندازہ لگائیے والدین کے حکم کی کیا اہمیت ہے اور صلہ رحمی یعنی اعزاہ واقرباء

سے تعلق اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا کیا مرتبہ ہے اب جو والدین کے حقوق کی کوتاہی کر رہا ہے اعزاہ واقارب سے قطع تعلق کر رہا ہے تو اس کی سزا دنیا و آخرت دونوں جگہ بھگتنی پڑے گی۔

بیوی پر شوہر کی اطاعت اور شوہر پر بیوی کے حقوق ادا کرنا واجب ہے

اگر دیندار بننا ہے تو زوجین کے حقوق کے بھی رعایت کرنا ہے اگر نہیں کریں گے تو خدائی احکامات کے نافرمانی ہوگی اس کی سزا ضرور ملے گی دنیا میں بھی آخرت میں بھی۔ اگر میاں بیوی میں ناچاقی ہے بدمزاجی ہے ایک دوسرے سے نہیں بنتی تو جب تک جئیں گے بدمزہ زندگی ہے اور مریں گے تب بھی مواخذہ ضرور ہوگا۔ شوہر سے باز پرس ہوگی کہ تم نے بیوی کو کیوں راضی نہیں کیا۔ بیوی سے مواخذہ ہوگا کہ تم نے شوہر کی اطاعت کیوں نہیں کی عنداللہ واجب ہے کہ بیوی پر شوہر کی اطاعت کرنا اور شوہر پر واجب ہے کہ اپنی بیوی کے حقوق ادا کرنا اس میں کوتاہیاں ہو رہی تو یاد رکھئے کوئی عذر نہیں چلے گا۔ تو شوہر صاحب کہتے ہیں بیوی بدزبان تھی یا بیوی صاحبہ کہتی ہے کہ میاں صاحب بدمزاج تھے۔ یقیناً سزا بھگتنی پڑے گی اگر دونوں میں ناچاقی ہے تو صلح کرلو معاملہ درست ہوگا ورنہ جب تک زندگی ہوگی بدمزہ ہو کر رہے گی پر آشوب زندگی رہے گی اگر ایک سے دوسرے کے حقوق پر ظلم ہوا تو ضرور سزا ملے گی۔

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے حق میں تم کو اچھے برتاؤ کرنے کی نصیحت کرتا ہوں تم اس کو قبول کرو کیوں کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اس کو توڑ دو گے اگر اس کو اس کے حال پر رہنے دو گے تو ٹیڑھی

رہے گی اس لئے ان کے حق میں اچھے برتاؤ کی نصیحت قبول کرو۔ (بخاری۷۷۹رج۲)

شوہر کا بیوی پر بات بات پر ناراض ہونا نہایت بدخلقی ہے

اکثر سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ کی آخری لمحۂ حیات میں زبان مبارک کے یہ الفاظ تھے **الصلٰوۃ الصلوٰۃ وماملکت ایمانکم** یعنی نماز کا، ان کے حقوق کا بڑا خیال رکھو جو تمہارے قبضہ میں ہے۔ امت کو دنیا سے رخصت ہوتے وقت حضور ﷺ یہ بطور وصیت کے فرما رہے ہیں کہ شوہر کا بیوی پر بات بات پر ناراض ہونا یہ نہایت بدخلقی ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ مومن کامل وہ مسلمان ہے جس کا خلق اچھا ہو اور جو اپنے اہل وعیال پر بہت مہربان ہو۔ (ترمذی۲۸۲۰)

دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے وہ اپنی بیوی سے اچھی طرح پیش آئے۔ (جامع صغیرص۱۰رج۲)

اگر مومن کامل بننا ہے تو رسول اللہ ﷺ کے ان ارشادات کو یاد رکھئے۔ اس معاملے میں اگر نفس سے جہاد کرنا پڑے یہ جہاد اکبر ہے۔

خاوند کی نافرمانی کا انجام

عورتوں کے لئے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ قسم ہے وہ ذات پاک کی جس ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ (ابن ماجہ۱۸۵۳)

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی حکم دیتا اگر وہ کسی کو سجدہ کرے تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ (ترمذی۱۱۹۲)

تو ذرا بیویاں غور کریں کہ ان ارشادات نبی ﷺ سے شوہر کا کتنا بڑا حق ثابت ہوتا ہے۔

اور ایک حدیث رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس عورت کی نماز اس کے سر کے اوپر بھی نہیں جاتی یعنی قبول نہیں ہوتی جو اپنے خاوند سے نافرمان ہو جب تک کہ اس سے باز نہ آ جائے۔ (صحیح جامع صغیر ۱۳۶)

اسی طرح اس عورت کے متعلق جس کا شوہر اس سے ناخوش ہو حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہ اس کی نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی قبول ہوتی ہے۔

اب جو بیویاں اپنے شوہروں کو ناخوش اور ناراض کر کے نماز روزہ بھی کرتی ہیں ان کے نماز روزہ مقبول نہیں ہوتے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے دوزخ میں زیادہ عوتیں دیکھی کسی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ دوزخ میں عورتیں کیوں زیادہ جائے گی تو آں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ اوروں پر لعنت بہت کیا کرتی ہے اور اپنے خاوند کی ناشکر بہت کیا کرتی ہے۔ (بخاری ۳۰۴)

تو خیال کرنے کی بات ہے کہ عورت کو خاوند کی ناشکری کہاں لے جانے والی بات ہے۔

مردوں کے بہ نسبت عورتوں کو جنت میں پہنچنا زیادہ سہل و آسان

حضور ﷺ کے ارشادات سے معلوم ہوا کہ شوہر کا راز ہی خوش رکھنا عورت کے لئے بہت بڑی عبادت ہے اور اس کا ناخوش اور ناراض کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس کے ساتھ حضور ﷺ کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کے بہ نسبت

عورتوں کو جنت میں پہنچنا زیادہ سہل و آسان ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت اور آبرو بچائے یعنی پاک دامن رہے اپنی شوہر کی تابعداری کرتی رہے اس کو اختیار ہے کہ جس دروازے سے چاہئے جنت میں داخل ہو جائے۔ (مسند احمد ۱۶۶۱)

اور ایک حدیث میں بشارت دے گئی ہے کہ جس عورت کی موت ایسی حالت میں آئے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔

(ترمذی ۱۱۶۱)

مخلوط تعلیم (Co-Education) کا وبال

اسلام نے پردے اور حجاب کے اندر عورت کو عصمت وعفت کا بڑا اونچا مقام عطا فرمایا ہے لیکن تہذیب حاضر نے مخلوط تعلیم کے ذریعے سے فطری حیا و شرم سے بے گانہ عورت کے بے محابات اور بے باکانہ بے پردہ ہو جانے سے آئندہ نسلوں کی شرافت خاندانی اور وقار نسوانی سخت خطرے میں ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھے۔

مگر اس وقت بھی اس قدر وبال مسلط ہے وہ قیامت سے کم نہیں۔ لڑکے لڑکیاں ماں باپ سے بغاوت کر رہے ہیں بیوی اور شوہر میں ہر وقت تلخی و ترشی کا معاملہ ہے یہ آئندہ نسلیں جو مغربی و مشرکانہ انداز کی مخلوط تعلیم کے زہر آلودہ ماحول میں اپنی ذہنی پرورش کر رہی ہیں خدا جانے آئندہ کیا ہوگا۔ ہم پر یہ واجب ہے کہ اولاد کو صحیح تعلیم و تربیت دے ان کی بنیاد ایمانی و اسلامی تقاضوں پر رکھنا ضروری اور واجب ہے اگر اس میں والدین کوتاہی کریں گے تو یقیناً دنیا میں بھی سخت خمیازہ بھگتیں گے اولاد

نافرمان ہوگی، دینی واسلامی تقاضوں سے ناواقف ہوگی، خود بھی دوزخ میں جائے گی اور ماں باپ کی آخرت کو خراب کرے گی۔

پڑوسیوں کو تکلیف دینے پر وعیدیں

حقوق کا معاملہ یہیں ختم نہیں ہوجاتا۔ پڑوسی اور ہم سایہ کے حقوق کے ادائیگی پر بھی اسلامی شریعت نے بڑا زور دیا ہے آج اسلامیات سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے معاشرہ کی حالت یہ ہے کہ اکثر کو تو یہ معلوم بھی نہیں کہ ہمارا پڑوسی کون ہے اور کس حال میں ہے اور بعض تو اس سے بھی آگے بڑھے ہوئے ہیں کہ پڑوسی کو ایذاء وتکلیف دہی کا باعث بن گئے ہیں۔ حضور ﷺ نے بڑے اہمیت کے ساتھ پڑوسی کے حقوق کی وضاحت فرمائی ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم مومن نہیں، خدا کی قسم مومن نہیں، خدا کی قسم مومن نہیں کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کون شخص مومن نہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کا پڑوسی اس کی مصیبتوں سے مامون نہ ہو۔ (بخاری ۵۶۷۰)

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کی مصیبتوں سے مامون نہ ہو۔ (مسلم ۴۶)

ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضور اقدس کی خدمت میں ایک عورت کا حال بیان کیا گیا کہ روزہ بھی کثرت سے رکھتی ہے تہجد بھی پڑھتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو ستاتی ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہنم میں داخل ہوگی۔

(شعب الایمان بیہقی ۹۰۹۸)

چاہئے سزا بھگت کر نکل آئے یہ سزا و وعید پڑوسیوں کو ستانے اور ایذاء پہچانے پر ہے۔

پڑوسیوں کے کیا حق ہیں؟

لیکن حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جانتے ہو کہ پڑوسیوں کا کیا حق ہے سنو اگر وہ تجھ سے مدد چاہے تو اس کی مدد کرو اگر قرض مانگے تو اس کو قرض دے دو اگر محتاج ہو تو اس کی اعانت کرو اگر بیمار ہے تو عیادت کرو اگر مر جائیں تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ اگر اس کو خوشی حاصل ہو تو مبارک باد دو اگر مصیبت پہنچے تعزیت کرو بغیر اس کے اجازت کے اس کے مکان کے پاس اپنا مکان اونچا نہ کرے جس سے اس کی ہوا رک جائے اگر کوئی پھل خریدے تو اس کو بھی ہدیہ دے دو اگر یہ نہ ہو سکے تو پھل کو ایسے طرز سے گھر میں رکھے کہ وہ نہ دیکھے اور اس کو تیری اولاد باہر نہ نکالے تا کہ پڑوسی کے بچے اس کو دیکھ کر رنجیدہ نہ ہو اپنے گھر کے دھوئیں سے اس کو تکلیف نہ پہونچے مگر اس صورت میں پکائے کہ اس میں بھی اس کا حصہ نکالے۔ (شعب الایمان بیہقی ۹۱۱۳)

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ پڑوسی کا حق صرف یہ نہیں کہ اس کو تکلیف نہ دی جائے بلکہ اس کا حق یہ بھی ہے کہ اس کی تکلیف کو برداشت کیا جائے۔

سارے دین کا انحصار حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے میں ہے

پھر شریعت اسلامیہ نے عام مسلمانوں کے بھی کچھ حقوق رکھے ہیں، عام مسلمانوں کے ہی نہیں بلکہ انسانوں کے گو مسلمان نہ بھی ہو اور انسان ہی نہیں ہماری شریعت ایسی باکمال ہے کہ جانوروں تک کے حقوق ہم پر لازم کئے اس لئے خواہ وہ حقوق والدین ہو یا زوجین کے حقوق ہو یا عزیز و اقرباء یا مسلمانوں اور انسانوں کے

حقوق ہوں ان کے ادا کرنے میں بھی آپ کو مجاہدہ کرنا پڑے گا اور صبر وضبط تحمل وبردباری کو بھی اختیار کرنا پڑے گا ایثار اور قربانی سے بھی کام لینا ہوگا سینے کو کینہ وحسد سے بھی پاک کرنا ہوگا انتقامی جذبات کو بھی روکنا ہوگا یہی عدم تعلقات ومعاملات ہی تو نفس وشیطان کا اصل اکھاڑہ ہے۔

نماز، روزہ، حج، زکوۃ دیگر عبادات کا سرمایہ سب عدم تعلقات ومعاملات ہی میں کام دیتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائے گی صحیح طور پر ہو جائے۔ ہمارے اسلاف نے اس معاملہ میں اپنی جانیں تک قربان کردی اور شہادتیں حاصل کر لی یہ مجاہدہ تو آپ کو کرنا ہی پڑے گا۔ اس میں دین کی سلامتی ہے یہ انسانیت کی شرافت ہے آپ دوسروں کو نہ دیکھیں کے وہ آپ کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتا ہے آپ اپنے آپ کو دیکھیں کہ آپ کے لئے دین کا کیا مطالبہ ہے اللہ اور اس کے رسول نے آپ کو کن امور وحقوق کا پابند بنایا ہے سارے دین کا انحصار اسی میں ہے کہ وہ بدی کرے تو تم نیکی کرو۔ مردانہ وار ہمت یہی ہے۔ اور اس کے لئے خیال رکھو ورنہ یاد رکھو یہاں بھی زندگی دوزخ ہے آخرت میں دوزخ ہے گو عارضی ہی صحیح دائمی نہ صحیح تو میں نے تمام ایمان کے مطالبات آپ کے سامنے اس بارے میں پیش کر دیئے اللہ سبحانہ وتعالی مجھ کو اور آپ کو ان کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ان پر ثابت قدم رکھے۔

ذرا اپنے اردگرد کے ایمانی ماحول کا جائزہ لیجئے

ان ایمانی مطالبات کے بعد ذرا اپنے گرد وپیش کے ایمانی ماحول کا بھی جائزہ لے لیجئے جو بے دینی کی باتیں معاشرے کے اندر دین کے پیرائے میں پیدا ہوگئی ہیں مثلاً جہاں کوئی دشواری اور پریشانی روزگار میں یا دوسرے معاملہ میں پیش آئی تو تعویذ

گنڈے عملیات کے لئے دوڑ ہو رہی ہے یہ سفلی عمل ہے یا جادو ہے یا کسی نے سحر کر دیا ۔ روزگار جاتا رہا اور نقصان ہوتا جا رہا ہے یہ کہتا ہے کہ لڑکیاں بیٹھی ہیں رشتہ نہیں آتے جو رشتہ آتا ہے چھوٹ جاتا ہے کسی نے دشمنی میں کچھ کروا دیا ہے گانے بجانے، ریڈیو چل رہے ہیں تفریحات بھی ہو رہے ہیں محرم نامحرم میں کوئی سوال ہی نہیں شرعی پردہ اور غیرت وحیا چھوڑ رکھے ہیں۔ دنیا بھر کی بے ایمانیاں اور خلاف شرع باتیں کیا کرتی ہیں، مکان تصویروں سے سجے ہوتے ہیں کھانے پینے، رہنے سہنے، وضع قطع، لباس پوشاک، شکل وصورت سب غیر شرعی مگر دیکھنے میں دل فریب اور دل کش اور لذیذ مگر حقیقت میں سب گندے سب ناپاک اسلام کے خلاف اور حضور ﷺ کے حکم کے خلاف اور اس پر سہارا ڈھونڈتے ہیں تعویذ گنڈوں کا عملیات کا وظیفوں کا۔ نہ گناہوں کے چھوڑ دینے کا خیال نہ توبہ واستغفار کی فکر نہ رجوع الی اللہ نہ اپنے اعمال پر ندامت وشرمندگی نہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا خیال یہ سب عقیدے کی خرابی ہے اور ایمان کی کمزوری ہے۔

ہم نے اللہ کے کلام کو دنیا کے کام نکالنے کا مشغلہ بنا دیا

تعویذ گنڈوں کو اور وظیفوں کو مؤثر سمجھ لیا گیا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ سے تو کچھ مطلب نہیں۔ تعویذ گنڈوں سے کام بناتے ہیں کسی نے دینی رنگ اختیار کیا تو آیت کریمہ کا ختم کروا دیا قرآن خوانی ہوگئی یاد رکھئے کہ اللہ کے کلام کی بے حرمتی بے ادبی اور بے موقع استعمال کرنا ادب واحترام کے خلاف ہے بلکہ گناہ ہے یہ بھی رسم ہوگئی کہ کوئی بھی جائز وناجائز کام شروع کیا جائے تو قرآن شریف کی تلاوت بروقت کرنا بڑا ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے کسی نے ہوٹل کھولا تو قرآن خوانی ہو رہی ہے، کسی

نے دکان کھولی تو قرآن خوانی ہو رہی ہے، کسی کا مقدمہ چل رہا ہے تو آیت کریمہ کا ختم کیا جا رہا ہے کسی نے مکان بنایا چاہے رشوت اور نا جائز کمائی کا پیسہ لگایا ہو قرآنی خوانی کی جا رہی ہے کہ بلائیں دور ہو جائے گی اور چین وسکون مل جائے گا۔ اب تو یہاں تک بے باکی اور گستاخی ہونے لگی کہ سینما والے قرآنی ایت **وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا** یاددلا کر فلم خانہ خدا سینما گھر میں لے گئے ۔ ثقافتی جلسوں میں تلاوت قرآن سے آغاز کیا جاتا ہے اور بعد میں گانے بجانے ناچنے بھی لگتے ہیں خدا کے لئے ڈرو اور خوف کھاؤ یہ اللہ کے کلام کے ساتھ انتہائی بدتمیزی اور انتہائی گستاخی ہے اور خدائی قہر وغضب کو دعوت دینا ہے خدا جانے اس پر کیا کیا سزا ملے گی خوف ہے کہیں ایمان سے الگ نہ ہو جائے۔ ہم نے اللہ کے کلام کو دنیا کے کام نکالنے کا مشغلہ بنا دیا۔ کیا کلام اللہ کا یہی مصرف ہے یاد رکھو کہ جو اللہ تعالیٰ کی عظمت ہے وہی ان کے کلام کی بھی عظمت ہے کلام اللہ کے ساتھ غیر شرعی مصرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ گستاخی ہے اور گناہ کبیرہ ہے اس کی سزا جہنم کے سوا اور کچھ نہیں ۔ العیاذ باللہ

قرآن کے نزول کی غایت انسانی جہل اور نفس کے ظلماتی تقاضوں کو منزہ اور مصفٰی کرنا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ کلام اتنا باعظمت اور پر جلال ہے کہ خود حق تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس کا مفہوم ہے اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ کلام اللہ بڑے عزت وجلال کا کلام ہے اس کے نزول کے غایت انسان کو اشرف

المخلوقات کا شرف عطا کرتا ہے اس کے ایک ایک حرف اور لفظ کے اندر نور ہے جو انسانی فطرت کے جہل اور نفس کے ظلماتی تقاضوں کو منزہ اور مصفٰی کرتا ہے جہاں اس کی تلاوت اور اس کے مطابق عمل کرنے میں اجر و ثواب بے انتہا و بے انداز ہے وہیں اس کی بے حرمتی بھی ایسی سخت ہے کہ اللہ معاف کرے۔

ایک حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کو قرآن جس کی شفاعت کرے وہ نجات پا جائے گا اور جس کے ساتھ قرآن جھگڑا کیا یعنی خلاف ورزی کی تو اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں ڈال دے گا۔ (کنزل العمال ۲۴۷۴)

دوسری حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن پاک ایسا شفیع ہے کہ جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑالو ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے اس کو جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اس کو پس پشت ڈال دے اس کو جہنم میں گر دیتا ہے۔ (طبرانی

فقہا نے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ اسباب تجارت کھولنے کے وقت یا ایسے ہی کسی موقع پر جہاں درود شریف پڑھنا مقصود نہ ہو بلکہ اس کو دنیوی غرض کا ذریعہ بنایا جائے تو وہاں درود شریف پڑھنا بھی ممنوع ہے۔ خدا کے لئے دین کی عظمت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ دنیا بھر کے فواحش اور منکرات کئے جائیں صبح سے شام تک معصیت اور نافرمانی میں گھرے رہیں۔ مگر جب عمل اور ردعمل کا قانون خدائی نافذ ہو اور کوئی پریشانی و مصیبت و دکھ بیماری کا سامنا ہوا تو بس ختم قرآن کروالیا ایت کریمہ کا ورد کروالیا سب کام بن جائیں گے۔ نہ گناہوں کو چھوڑنے کی ضرورت، نہ توبہ و استغفار سے اللہ کو راضی کرنے کی ضرورت۔ اگر ہمارے عقیدے صحیح ہوتے اور توحید

درست ہوتی تو ہم اللہ سے رجوع کرتے بجائے تعویذ گنڈوں کے۔ **ایاك نعبد وایاك نستعین** کاورد کرتے اللہ تعالی کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کر کے ندامت قلب کے ساتھ استغفار کرتے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمارے شامل حال ہوتی۔

یہ عذر بہت ہی نامعقول اورلہو ہے کہ ہم رسومات سے کیسے بچیں

یہ عذر بہت ہی نامعقول اور لغو ہے کہ ہم رسومات سے کیسے بچیں بڑا مشکل ہے محلّہ والوں سے عزیزوں سے رات دن کا معاملہ ہے ان کے رسومات میں کیسے شرکت نہ کریں مجبوراً شرکت ہو توان رسومات کو اچھا نہ سمجھو دل میں کراہیت رکھواور توبہ واستغفار کرو۔ مگر یہ یادرکھو کہ تم جتنا چاہو مجبور بن جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ کا قانون تو جاری رہے گا۔ خلاف ورزی پر اس کا وبال ضرور ہوگا۔ مجبوری کوئی معقول عذر نہیں بات یہ ہے کہ ہم کو ان رسومات سے خود کراہیت نہیں۔ جب ہم کو شریعت کا احترام ہوگا تو ہم خود جس طرح چاہیں گے ان کی شرکت سے بچنے کے لئے حسن وخوبی سے کوئی صورت اختیار کرلیں گے۔

آج کل کے نکاح شادی وتقریبات پر نظر کرلیجئے کہ کیا ہورہا ہے

اب ذرا آج کل کے نکاح شادی وتقریبات پر نظر کرلیجئے کہ کیا ہورہا ہے۔ بڑے بڑے قیمتی اور خوش نما رنگا رنگ دعوت نامے چھپ رہے ہیں آخر میں دیکھ لیجئے کہ کون مدعو کررہا ہے کہ بیگم اور فلاں صاحب۔ بیگم صاحب کا نام پہلے آتا اور شوہر صاحب کا نام بعد میں آتا ہے یہی فرنگی والی ذہنیت۔ یہ کورانہ تقلید اسلامی نقطۂ نگاہ سے بڑی بے غیرتی کی بات ہے کہ کارڈ میں لکھتے ہیں نکاح مسنونہ ولیمہ مسنونہ ماشاء اللہ کیا خوب نکاح مسنونہ ولیمہ مسنونہ۔ ذرا شادی ہال میں جا کر دیکھو کہ کیا ہورہا ہے

دلہن اور دلہا کے فوٹو لے جارہے ہیں عورتوں اور مردوں کا اختلاط بلا تکلف ویڈیو لیا جارہا ہے طرح طرح کے گناہ کبیرہ۔ اسراف جو آج کل شادی ہالوں میں ہو رہے ہیں ان کے زندگی میں بار بار یہ یاد تازہ کریں گے۔ کھڑے ہو کر کھانا کھایا جارہا ہے۔ قاضی صاحب خطبہ پڑھ رہے ہیں سامنے فوٹو لئے جارہے ہیں ویڈیو بھی بن رہا ہے گانے بجانے کی آوازیں آرہی ہیں اور دلہا صاحب ہیں کہ سہرے میں ڈھکے ہوئے ہیں۔ جو خالص مشرکانہ ہندوؤں کا رسم ہے، جو تشبیہ بالکفار کا شائبہ لئے ہوئے ہے اور دلہا صاحبہ کو تحفہ میں سونے کی انگوٹھی دی جاتی ہے کہ جس کو مرد کے لئے پہنا بھی حرام ہے اور دلہن صاحبہ کے میکہ پر نیل پالش کا ستعمال لازمی ہے پھر اس کے لگانے کے بعد نہ وضو ہوتا ہے نہ غسل اور شادی ہال کو ہر طرح کی خوشنمائیوں سے اور مختلف رنگ کی روشنیوں سے سجایا جاتا ہے جو شرعی اعتبار سے اسراف وتبذیر ہونے کی وجہ سے شیطان لعین کا بھائی بننے کا فخر حاصل کیا جارہا ہے۔ شرکاء تقریب کو نہ نماز کا خیال اور نہ جماعت کی فکر۔ یہ ہے وہ عقد مسنونہ یا ولیمہ مسنونہ کی ہیئت جو نہ معلوم کتنے گناہ کبیرہ، اسراف، حرام اور ناجائز ضرورتوں کا مجموعہ ہے۔ استغفر اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

ایک ایک ذرہ کا حساب دینا پڑے گا کہ کتنا اسراف کیا

اب پھر اس کے خمیازہ پر بھی نظر ڈال دیجئے شادی ختم ہوگئی بڑی شان وشوکت سے ہوئی کئی ہزار کی رقم ڈیکوریشن اور میرج ہال کو دی گئی، کئی ہزار دعوت میں خرچ ہوئے، کئی ہزار ویڈیو بنانے پر دینے پڑے۔ بیٹھ کر تخمینہ لگایئے کتنے خرچ کا اندازہ لگایا تھا اور کتنا خرچ ہوگیا۔ اور وہ بھی زیادہ تر خدا کی نافرمانی میں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

قانون شریعت کے مطابق عمل وردعمل کے تحت اس کی سزا بھگتنی پڑے گی یانہیں۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ **ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ** ایک ایک ذرہ کا حساب دینا پڑے گا کتنا اسراف کیا، کتنی نافرمانیاں کی، کتنے گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے، کتنے بدعات اور رسومات خلاف شرع کی اس کا خمیازہ تو ضرور بھگتنا پڑے گا دنیامیں بھی آخرت میں بھی۔

بے دینی اور بداخلاقی اور آزادخیالی کا خمیازہ

اور وہ خمیازہ یہ ہے کہ مہینہ بھر بھی نہیں گزرا کہ شوہر اور بیوی میں مزاجی اختلاف شروع ہوگیا۔ زندگی میں تلخی پیدا ہونے لگی دونوں فریق کالج کے آزادانہ فذاؤں میں تعلیم یافتہ، تربیت یافتہ ہرایک کو اپنی فوقیت کا احساس، آپس میں نہ باہمی اعانت کا احساس نہ محبت نہ رواداری۔ اگر دین سے بے گانگی ہوئی تو نہ طہارت نہ عبادت۔ ایسا اختلاف بڑھتے بڑھتے شدت اختیار کرلیتا ہے اور طلاق وخلع تک آجاتی ہے یہ سب بے دینی اور بداخلاقی اور آزادخیالی کا خمیازہ ہے اکثر خاندان انہیں حرکات سے تباہ وبرباد ہوتا ہے۔ ماں باپ کو اگر ان لوگوں کی ازدواجی زندگی پریشان کن معلوم ہوئی تو اس کے تدارک کے لئے عملیات اور تعویذ گنڈے کے پھیر میں پڑھ جاتے ہیں کہ کہیں کسی کے حسد کا نتیجہ ہے، کسی نے جادو کردیا ہے، کسی نے عمل کردیا ہے۔ مگر انہیں اس کا احساس نہیں کہ خود کتنے گناہوں اور خلاف شرع باتوں کا ارتکاب کرچکے ہیں جس کا یہ وبال ہے یہ ایسا وبال ہے کہ ہرگھر رائج ہورہا ہے خدا کے لئے ان باتوں کا جائزہ لوخلاف شرع باتوں کو ترک کرو اور استغفار کرو اور

سیدھی سادھی اسلامی زندگی بسر کرنے کا اہتمام کرو۔ ان شاء اللہ عافیت اور سکون قلب حاصل ہوجائے گا۔ ان سب باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی خلاف شرع باتوں کا جائزہ لینا چاہئے دل سے توبہ کرنی چاہئے اور ان کو ترک کرنا چاہئے۔ اس لئے بھائی ہوش میں آجاؤ اپنے غلطیوں کا اعتراف کرتے رہو اور خود بھی اور اپنے عزیز واقارب کو بتانا چاہئے کہ ایسی تقریبات نہ کرو جس کا نتیجہ خود مشاہدہ کر رہے ہو کتنا ناگوار ہے، کتنا عافیت سوز ہو رہا ہے، دنیا میں کتنی ذلت ہو رہی ہے رسوائی ہو رہی ہے اور زندگی وبال ہو رہی ہے۔ بس دعا کیجئے

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم، وتب علينا انك انت التواب الرحيم وصلى الله وتعالىٰ على خير خلقه سيد نا ومولانا محمدوالٰه وصحبه وبارك وسلم ۔

تمت

* * *